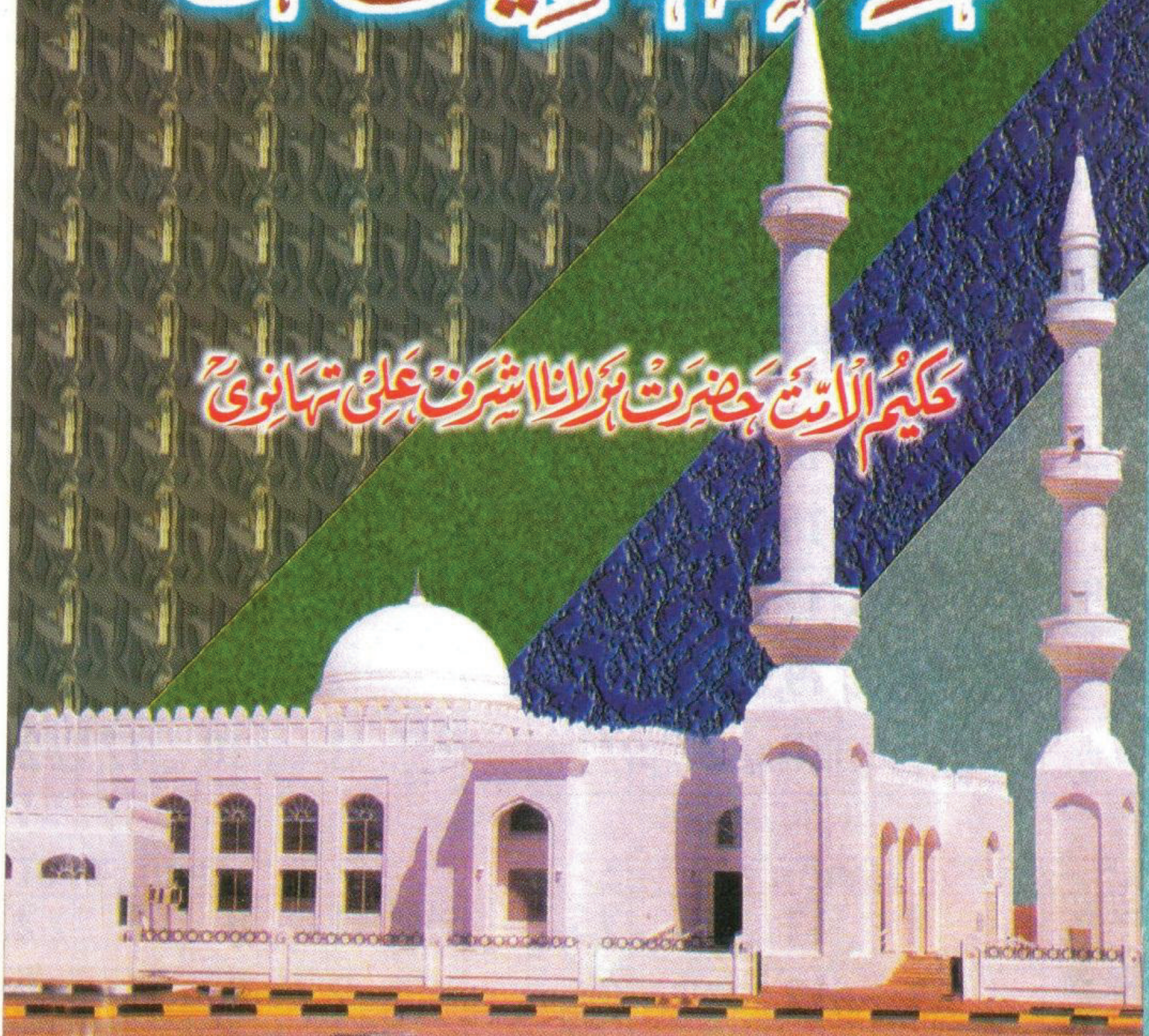
حفظ الایمان

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ



دارالکتاب دیوبند

اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ناشر

۲۴۷۵۵۴

دارالکتاب دیوبند یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالےٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و در آں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنیٰ کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور بواسطہ اس معنیٰ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :- سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

رہا یہ کہ جس جگہ عمل نقل کیا جاوے وہاں ہی انکار ہو یہ کوئی ضروری نہیں خود قرآن مجید میں بہت جگہ کفار کے اقوال و عقائد نقل کئے ہیں، اور دوسری آیات میں انکار فرما دیا گیا ہے رہا سجدہ اور بوسہ اول تو اس عبارت میں اس کا پتہ نہیں سجدہ کے معنی ہیں پیشانی نہادن برزمین اور بوسہ کے معنی ہیں لب نہادن بر چیزے اور رخسارہ نہادن کسی کے بھی معنی نہیں قطع نظر اس سے تقریر مذکور میں اسکا بھی جواب ہو گیا کہ بیان خاصیت دلیل جواز نہیں فافہم ولا تزل واللہ اعلم۔ فقط

جواب سوال سوم :۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ۔ اور لو کنت اعلم الغیب۔

وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کیوجہ سے ممنوع و ناجائز ہو گا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی وربی کہنے۔ سے نہیں۔ اسی وجہ سے وارد ہے، اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر علم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہو گا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما

بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلاشانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالے کے لیے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ عالم الغیب ہیں اور حق تعالے شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے اس بنا پر تو بانوافقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹادیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

کھونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن
بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے
اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری
ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج
نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ
بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت۔
وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، اور نفی کرنا آپ
سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور
ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب و رسائل روانہ
فرمانے کے مخبروں اور جاسوسوں سے اخبار غائبہ دریافت فرمانے
کے مذکور ہیں اگر یہ کہا جائے کہ علوم غیب تو آپ کو سب حاصل ہیں
مگر استحضار ان کا آپ کی توجہ پر موقوف ہے چونکہ بعض امور میں توجہ تام
نہ فرماتے تھے اس لیے بعض واقعات حاضر نہ ہوتے تھے اس کا
جواب یہ ہے کہ بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ
فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا
ثابت ہے قصہ افک میں آپ کی تفتیش و استکشاف بابلغ وجوہ
صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک

کو جائز نہیں زید کو چاہیئے کہ توبہ کرے اور اتباعِ سنت اختیار کرے ومن اللہ التوفیق ولہدایہ ومنہ بدایۃ والیہ نہایہ
فقط

کتبہ الاحقر محمد اشرف علی عفی عنہ۔ ۸ر محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ اہل ہوا وہوس کے شہرت حاصل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ اختیار کرنے کا ہمیشہ سے دستور چلا آرہا ہے ایسے لوگوں سے جب کچھ بن نہیں پڑتا تو اچھوں کو برا کہنا اپنا پیشہ کر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہمارا نام ہوگا۔ چنانچہ بریلی کے مولوی احمد رضا خاں صاحب نے جو مصداق اس شعر کے ہیں شعر۔

اگر دجال بروئے زمین ست

ہمیں ست وہمیں ست وہمیں ست

حضرات علماء دیوبند و دہلی کو کافر کہنا شروع کیا اور ان حضرات کو مخاطب